بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشۂ کار

اللہ کے بندے مسعود الدین کی طرف سے اُس کے سارے بھائیوں کے نام۔

مکرمی و محترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس دُنیا پر چھایا ہوا اندھیرا اسی لئے تو نہیں چھٹتا کہ ایمان کی شمع بُجھتے بُجھتے خاموش ہو چکی ہے۔ ہر طرف باطل کا راج اور شیطان کی حکمرانی ہے۔ آج ہر جگہ طیبوں اور طیبات کے بجائے خبیثوں اور خبیثات کی بات چلتی ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ کا غضب انسانیت پر ٹوٹا پڑ رہا ہے۔ اب لازم ہے کہ ہم بچاؤ کا انتظام اور اصلاحِ حال کی کوشش اس طرح کریں جیسے اللہ اور اُس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کرنے کا حکم دیا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ (الاعراف ۹۶)

ترجمہ: اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور ہم سے ڈر کر زندگی بسر کرتے تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتوں کے ڈونگرے برسا دیتے مگر انھوں نے ہماری بات کو جھٹلا دیا۔ (اور ایمان و تقویٰ اختیار کرنے سے انکار کر دیا) تب ہم نے ان کو ان کی کمائی کی پاداش میں پکڑا اور کہیں کا نہ رکھا۔ (الاعراف آیۃ ۹۶)

پس یہ بات کھُل کر سامنے آ گئی کہ آسمان اور زمین کی برکتوں سے حصہ پانے کیلئے ایمان اور تقویٰ لازمی شرطیں ہیں۔

اس لئے اصلاح کا کام شروع کرنے کیلئے سب سے پہلے دُنیا کو **توبہ** (اللہ کی طرف پلٹنے) کی دعوت دیکر ایمان اور تقویٰ کی طرف بُلانا ہوگا۔ ایمان کی طرف بُلانے کے سلسلہ میں پہلی چیز اثباتِ توحید اور انکارِ شرک کے علاوہ کچھ اور نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو واضح فرما کر اپنی کتاب میں بیان کر دیا ہے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ

ترجمہ:۔ اور ہم نے ہر اُمت میں جو رسول بھی بھیجا ہے اس نے یہی دعوت دی ہے کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو چھوڑ الو (سورۃ النحل آیۃ ۳۶)

اس مرحلہ کو سنّت کے مطابق سر انجام دینے کیلئے لوگوں کو اللہ کا یہ وعدہ یاد دلانا ہوگا کہ لوگو!

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ (الانعام ۸۲)

ترجمہ:۔ امن (دُنیا میں) وہدایت (اور انجام کار جنت کی بادشاہی) ان کا حق ہے جو ایمان لائیں اور اپنے ایمان کو شرک کی ملاوٹ سے یکسر پاک کر لیں (بخاری اور مسلم کی اس حدیث میں قرآن میں آئے ہوئے لفظ ظلم کے معنی "شرک" محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبانِ مبارک سے واضح فرمائے ہیں)۔ (بخاری ص۴۴ و مسلم)

پھر توحید و شرک کی جملہ اقسام کو سامنے لا کر دُنیا کو افہام و تفہیم کے ذریعہ سمجھانا پڑے گا اور اس شکل مرحلہ میں مخالفت اور دُشمنی کو خندہ پیشانی اور صبر کے ساتھ برداشت کرنا ہوگا مخالفین سے اُلجھنے اور اُن کے ساتھ جوابی کارروائی کرنے کے بجائے یہ جان کر کہ بیچارے اپنی ناسمجھی کی وجہ سے دُشمنی کے بجائے ترس کھانے کے لائق ہیں۔

دلسوزی، حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے آشنا کرنے کرنے کی کوشش کرنی پڑے گی اور ہر نزغ شیطانی سے اللہ کی پناہ مانگنی ہوگی۔ اپنی ذاتی زندگی کو سنت کے مطابق ڈھال کر ثابت کرنا ہوگا کہ ہم خود پسند داعی نہیں بلکہ آخرت کی کامیابی کے متلاشی اور اپنے مالک کی رضا کے مخلص طلبگار ہیں۔ تب کہیں جاکر راہِ حق کی حائل چٹانیں ہٹیں گی اور راہ ہموار آغوش وا اُبلائے دیگی۔ یاد رہے کہ ایک طویل و مسلسل جاں گسل جدوجہد کے بعد ہی اللہ کی نصرت سایہ افگن ہوگی اور وہ سب کچھ ہو کے رہے گا جس کا اللہ نے اپنے مخلص اور ثابت قدم بندوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ وہ وقت بھی آجائے گا کہ اس زمین پر ایک بھی کافر و مشرک موجود نہ ہوگا اس لئے جزیہ ختم کر دیا جائے گا۔ صلیب کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ اور خنزیر کا وجود باقی نہ رہے گا۔ ساری موجود دنیا ایمانداروں کی دُنیا ہوگی اور سات سال اس پر ایسے گذریں گے کہ دو ایمانداروں کے درمیان کوئی بُغض، کوئی کینہ، کوئی حسد بار نہ پاسکے گا۔ گویا جنتوں کی ہمیشگی کی فضا اس دُنیا پر سات سالوں کے لئے چھا جائے گی۔ اس کے بعد پھر شیطان آہستہ آہستہ غالب آجائے گا اور ایک ہوا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو قیامت کے زلزلہ سے محفوظ رکھنے کیلئے موت دیدے گا اور وقت آنے پر قیامت کا قیام صرف ان لوگوں پر ہوگا جو ایمان سے خالی ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

آپ نے اس مشکل راہ میں ہمسفری کا وعدہ فرمایا ہے

تو مناسب ہے کہ یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہے کہ مالکِ کائنات نے اسی کام کی تکمیل کے لئے اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا اور اپنی کتاب میں یہ بات صاف طور پر واضح کردی تھی کہ نبیؐ کے ماننے کا اقرار کرنے والوں نے اپنی جان و مال کی توانائیوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں یہ جہاد نہ کیا تو اللہ کے دردناک عذاب سے بچنا ممکن نہ ہوگا۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ○ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ○ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰکِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ ۔

ترجمہ:۔ یہ (ظالم کافر و مشرک) اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پورا پھیلا کر رہے گا خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ وہی تو ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ دینِ حق کو سارے اَدیانِ باطلہ پر غالب کر دے خواہ مشرکین پر یہ کتنا ہی گراں کیوں نہ گذرے۔

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو کیا میں تم کو وہ تجارت نہ بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔ ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسول پر، اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور اپنے مالوں سے۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ہوشمند ہو۔ اس طرح اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ہمیشگی کی جنتوں میں بہترین گھر عطا فرمائے گا اور یہی تو اصل کامیابی ہے۔ اور وہ دوسری چیز بھی تمہیں دے گا جو تمہیں بہت ہی محبوب ہے یعنی اللہ کی مدد اور اس دنیا میں فتح۔ اے نبیؐ! اللہ کی اس بشارت کو مومنین تک پہنچا دیجئے۔ پس اے مومنو اللہ کے ناصر اور مددگار بن کر اُٹھ کھڑے ہو۔ (سورۃ الصف آیات ۸ تا ۱۴)

اللہ کے فرمان سے معلوم ہوا کہ اگر یہ کام ہم نے حسبِ استطاعت انجام دے لیا تو صرف جنت کی لازوال بادشاہت ہی نہیں بلکہ اس دُنیا کی خلافت۔ تمکّن دین اسلام، امن و سلامتی، سرفرازی و کامگاری بھی ہمارا نصیب بنے گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری آرزوؤں کو برلائے آمین۔ اس اصلی کام کیلئے کہ پہلے ہم اور اسکے بعد ساری دُنیا جو ایک مالک کا نمک کھاتی ہے اُس کی نمک حلال بن جائے نمک حرامی نہ کرے آپ سے چند عملی اقدام کا خواستگار ہوں اور وہ یہ ہیں:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ سے اپنی خطاؤں پر توبہ و استغفار کریں اور کرتے رہیں۔

۲۔ اللہ کی کتاب اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کی عملی تفسیر بننے کی کوشش میں لگ جائیں۔

۳۔ آخرت کی کامیابی کی تمنا کو دل کی دھڑکن بنالیں۔ اور شہادت کی دُعاؤں سے زبانوں کو تر رکھیں۔

۴۔ اپنا اکیلا مالک ہر حال میں یاد رہے اور صبر و صلاۃ سے مدد لیکر اس سے استقامت کی دُعائیں مانگیں۔

۵۔ مل جُل کر باہمی مشورے سے دعوت کے کام کو منظم طریقہ پر آگے بڑھائیں۔ اپنے قریب کے علاقہ میں اُن حضرات سے ملاقاتیں کریں جن کے تعاونی فارم اب تک آچکے ہیں (آپ کے ضلع کے احباب کے

پتے بھیجے جاتے ہیں)۔

۶۔ جس بستی میں کم سے کم دو حضرات ایسے موجود ہوں وہ اپنے کو منظم کرکے ایک حلقہ بنالیں۔ اپنے میں بہتر کو امیر بنائیں اور اُس کے ساتھ سمع وطاعت کا وہی معاملہ کریں جس کا اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ اگر بستی میں اکیلے ہوں تو اپنے قریب کے بنے ہوئے حلقہ سے منسلک ہونے کی کوشش کریں اور مرکز کو مطلع کردیں۔

۷۔ قرآن اور حدیث کی تعلیم کو اوّلیں حیثیت دیکر اُس کا انتظام کریں۔ کوئی معلم فی الحال نہ مل سکے تو قرآن کے ترجمہ اور بخاری کی شرح سے آغازِ کار کریں۔ کوشش کریں کہ عربی زبان اس طرح سیکھیں کہ قرآن اور حدیث کا سمجھنا ممکن ہوسکے۔

۸۔ اپنی جگہ پر ایک مرکز کا انتظام کریں اور چونکہ مسجد ہی ہمارا مرکز ہے اس لئے چھوٹی سے چھوٹی جگہ بھی دستیاب ہوسکے تو جھونپڑی نما مسجد بناکر جماعت وجمعہ شروع کردیں (یہ کام بہت ضروری ہے)۔

۹۔ ہفتہ میں ایک دن اجتماع رکھیں جس میں درسِ قرآن وحدیث ہو اور سیرتِ نبویؐ وصحابہ کرامؓ سے کوئی واقعہ بیان کیا جائے۔ پھر اللہ کے دین کی تبلیغ اور فروغ کیلئے صلاح ومشورے کئے جائیں۔

۱۰۔ قرآن وحدیث اور لٹریچر کے ذریعہ انذار وتبشیر سے کام لیکر حکمت اور مواعظِ حسنہ کے ساتھ دُنیا کو خوابِ غفلت سے ہوشیار کرنے کی کوشش کیجئے۔ ممکن ہوسکے تو کراچی۔ ملتان۔ لاہور۔ گوجرانوالہ وغیرہ کے احباب کی طرح دعوتِ عام کیلئے راستہ، گلیوں میں دعوتِ عام دیجئے۔

۱۱۔ جہاں بھی ممکن ہوسکے ضلع کے معاون حضرات کے اجتماع کیلئے اجتماع گاہ کا انتظام کیجئے اور اجتماع گاہ کا نقشہ مرکز کو بھیج دیجئے تاکہ دورہ کے وقت اس اجتماع گاہ کا نقشہ دوسرے حضرات کو بھیج کر جمع کیا جاسکے۔ واضح ہے کہ ایسے اجتماعات کے پورے اخراجات کراچی مرکز کے ذمہ ہوتے ہیں۔ مقامی حلقے صرف اجتماع گاہ کی فراہمی کا انتظام کرتے ہیں۔

۱۲۔ انفاق فی سبیل اللہ کی حسبِ توفیق کوشش ہو۔ والدین، رشتہ داروں اور دوسرے اللہ کے بندوں کے حقوق ادا کرکے اللہ کی رضا کے حصول میں مسابقت کی جائے۔

۱۳۔ اپنے اور اپنے احباب کے حالات سے کراچی کے مرکز کو مطلع رکھیں تاکہ ہم آپکو اور آپ ہمیں اچھی طرح سمجھ سکیں۔

۱۴۔ آخر میں درخواست ہے کہ اُن گھڑیوں میں جب دُنیا سوجایا کرتی ہے اپنے مالک کی بارگاہ میں جبینِ نیاز جھکا کر آگ سے پناہ اور جنتوں کی لازوال نعمتوں کیلئے گڑگڑا کر دعائیں مانگیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کے حصول کی کوششوں میں کامیابی سے سرفراز کرے۔ آمین۔ والسلام

دُعاگو مسعود الدین عثمانی

توحید روڈ۔ کیماڑی۔ کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مکرمی و محترمی ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یہ تو نہیں کہ آج خالص توحید و سُنّت کے ماننے والے اِس دُنیا میں موجود نہیں ہیں مگر یہ ضرور ہوا ہے کہ جو جہاں ہے اکیلا اور دُوسروں سے کٹ کر رہ گیا ہے اِن بکھرے ہوئے اللہ کے بندوں میں نہ تو کوئی رابطہ ہی ہے اور نہ اُنکی کوششوں میں اتحاد و تعاون ہی۔ اس حال میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ پر عمل پیرا ہونے کی کوشش بھی کی جائے تو کیسے ؟ اور مِل کر ایک جسدِ واحد کی طرح اللہ کی راہ میں جان و مال کی توانائیاں لگانے پر اُبھارا بھی جائے تو کِس طرح ؟ حالانکہ یہ سب تمکنِ دینِ حق، استخلاف فی الارض اور حصولِ امنِ دُنیا و آخرت کے لئے لازمی شرطیں ہیں اور اللہ اپنا وعدہ اُسی وقت پورا کرتا ہے جب اُس کی مقررہ شرائط پوری کر دکھائی جائیں۔

ہماری بات، کتابوں کے ذریعہ آپ تک پہنچ چکی ہے اَب آپ کا دل ٹھکے اور ہماری کوششیں آپ کو دُرست اور مُخلصانہ نظر آئیں تو اللہ کی راہ میں تعاون کیلئے آگے بڑھکر ہمارا ساتھ دینے پر آمادگی کا اظہار فرمائیے اور آگے آنے والی باتوں پر عمل کرنے کا وعدہ کیجئے۔

آپ کی اِس آمادگی کے بعد ہی ہم اس سلسلہ کا اگلا قدم اُٹھانے پر قادر ہو سکیں گے۔ والسلام

دُعاگو **مسعود الدین عثمانی**

توحید روڈ۔ کیماڑی۔ کراچی

فون نمبر: ۲۷۱۸۹۷ ، ۲۷۱۴۵۱ ، ۶۱۴۶۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں ______ ولد ______

عمر ______ ساکن مقام ______

آبائی مسلک ______ تعلیمی استعداد ______

روزگار ______

۱ - وعدہ کرتا ہوں کہ میں حسبِ استطاعت اللہ تعالیٰ اور اُس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کروں گا۔

۲ - اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث پر عمل کرنا میرا مسلک ہو گا اور اللہ کی کتاب اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کی وہی تعبیر میرے لئے قابلِ قبول ہوگی جو خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔

۳ - طاغوت سے کوئی واسطہ نہ رکھوں گا سوائے اس کے انکار اور اُس کی دُشمنی کے۔

۴ - معروف میں نظم کی پابندی کو خوشی دِلی کے ساتھ قبول کروں گا۔

۵ - اس ساری جدوجہد میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت، اُس کی رضا اور جنتوں کی لازوال بادشاہت کا حصُول ہی میرے پیشِ نظر رہے گا اور اُس کی توفیق کا طلبگار بنکر دُنیا کے فریب سے بچے رہنے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہوں گا۔

۶ - دعوتِ دینِ اسلام کے سلسلہ میں لومۃ لائم سے بے پرواہ ہوجانے کے لئے اپنے مالک کے سامنے ہمیشہ دست بدعا رہوں گا۔ اس سے ہمیشہ حسنِ ظن رکھوں گا۔ کبھی بدگمان نہ ہوں گا۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ میرے عزم کو ثبات اور میری کوششوں کو قبولِ حسن سے نوازے۔ آمین

اللہ کا بندہ (نام) .... مقام ....

دستخط .... تاریخ ....

نوٹ: تین ورقوں میں سے دو پُر کر کے بھیج دیجئے اور تیسرا یاددہانی کیلئے اپنے پاس رکھ چھوڑیئے۔

ڈاک کا پورا پتہ